الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

خطبہ نمبر

5

خطبات جمعہ

عقیدۂ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دین کی بنیاد

مولانا ظہیر مصباحی صاحب

(نگراں:-سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

مجلسِ ادارت:

مولانا مبارک حسین صابری (مبلغ :- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

مولانا جابر حسین ریحانی (مبلغ:- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

HERA ISLAMIC CHANNEL JAMBUSAR

پیش کش:-نوری تربیتی سینٹر، (مرکز:- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

خطبہ نمبر
5

خطبات جمعہ

عقیدۂ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دین کی بنیاد

مولانا ظہیر مصباحی صاحب
(نگران:- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

مجلسِ ادارت:

مولانا مبارک حسین صابری (مبلغ :- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

مولانا جابر حسین ریحانی (مبلغ:- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

HERA ISLAMIC CHANNEL JAMBUSAR

پیش کش:- نوری تربیتی سینٹر، (مرکز:- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

لَکَ الْحَمْدُ یَا اللّٰہ، خَلَقْتَنَا وَھَدَیْنَا وَانْقَضْتَنَا مِنَ النَّار، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ، لَقَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ وَمَحَوْتَ الظُّلْمَۃَ وَاَرْشَدْتَنَا اِلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَبِکَ تَوَجَّھْنَا اِلیٰ رَبِّنَا فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلیٰ اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ اَجْمَعِیْن۔

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اللہ جل شانہٗ نے اہل حق، اہل عدل کی ایک اخروی صفت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ (آل عمران ۱۰۶)

جس دن کچھ منہ انجالے ہوں گے اور کچھ منہ کالے (ترجمہ کنزالایمان) اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں صاحب تفسیر قرطبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت پیش کرتے ہیں

قَالَ اِبْنُ عَبّاسٍ رضي الله عنه تَبْيَضُّ وُجُوهُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ تَسْوَدُّ وُجُوهُ اَهْلِ الْبِدْعَةِ

یعنی قیامت کے دن سنیوں کے چہرے روشن اور تابناک ہوں گے اور بد عقیدوں کے چہرے سیاہ اور کالے ہوں گے

جن سنیوں کے چہرے بروز حشر نور ایمان کی وجہ سے روشن اور چمکدار ہوں گے وہی اہل عدل، دنیا میں دین اسلام کے حقیقی نمائندے ہیں، امت وسط کی حقیقی پہچان ہیں رہروان راہ مستقیم ہیں

وہی اہل عدل، عقائد صحابہ و اہلبیت کے وارث و امین ہیں۔

حضرت علامہ ملا جیون رحمۃ اللہ تعالی علیہ، ایک مسلم اور متفق علیہ شخصیت ہیں آپ، اہل سنت کی تعریف و تعارف کرتے ہوئے "نورالانوار" میں ارشاد فرماتے ہیں

الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الصِّرَاطُ الَّذِي يَكُونُ عَلٰي الشَّارِعِ الْعَامِّ وَ يَسْلُكُهُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُونَ فِيهِ اِلْتِفَاتٌ اِلٰي شَعْبِ اليَمِينِ وَالشِمَالِ وَهُوَ الَّذِي يَكُونُ مُعْتَدِلًا بَيْنَ الْاِفْرَاطِ وَالتَّفْرِيطِ وَهٰذَا صَادِقٌ عَلٰي عَقَائِدِالسُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَاِنَّهَا مُتَوَسِّطَةٌ بَيْنَ الرِّفْضِ وَالْخُرُوجِ

صراط مستقیم کا معنی وہ عام سڑک اور راستہ ہے جس پر ہر کوئی دائیں بائیں توجہ کئے بغیر باآسانی چل سکے

اور صراط مستقیم کا یہی معنی وہ درمیانی راہ ہے جو افراط و تفریط(غلو کرنا اور گھٹانا) سے پاک ہو اور صراط مستقیم کا یہ معنی، عقائد اہل سنت پر صادق آتا ہے کیونکہ عقائد اہل سنت روافض و خوارج کی افراط و تفریط سے پاک ہیں

روافض کی افراط و تفریط

الرَّوَافِضُ رَفَضُوا اَكْثَرَ الصَّحَابَةِ وَاَنْكَرُوا اِمَامَةَ الشَّيْخَيْنِ وَالْمَسْحَ عَلَي الْخُفَّيْنِ وَسَبُّوا مُعَاوِيَةَ وَاَحْزَابَهُ فَهُمْ اَفْرَطُوا فِي مَحَبَّةِ عَلِيٍّ رضي الله عنه۔

روافض نے اکثر صحابہ کرام کی شان گھٹانے کا جرم کیا۔ امامت شیخین یعنی ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی امامت کا انکار۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ اور ان کے لشکر کو گالیاں دیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی محبت میں افراط اور غلو سے کام لیا۔

خوارج کی افراط و تفریط

اَلْخَوَارِجُ فَرَّطُوا فِي مَحَبَّتِهِ حَتّٰي خَرَجُوا عَنِ الطَّرِقَةِ الْقَوِيمَةِ وَ حَارَبُوا مَعَ عَلِيٍّ وَشَتَمُوا اَصْهَارَهُ صلي الله عليه وسلم۔

خوارج نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی محبت میں کمی سے کام لیا اور راہ حق سے خارج ہوگئے ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے جنگ کی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

دامادوں کو گالیاں دیں۔

اہل سنت

اہل سنت و جماعت روافض و خوارج کے افراط و تفریط زدہ عقائد سے پاک عقیدہ رکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کے آپسی معاملات میں زبان بند رکھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ سارے صحابہ کرام،پوری امت میں سب سے زیادہ اہل خیر و عدل ہیں
حضرت ملا جیون رحمۃ اللہ تعالی کے مذکورہ فرمان اور اس کی شرح کی روشنی میں امامت شیخین بالخصوص افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا انکار کرنا، روافض کی تفریط ہے اور بحمدہ تعالی عقیدہ اہل سنت اس تفریط سے پاک ہے۔

ہمارے پاس اپنا خودساختہ کوئی میزان اور ترازو ایسا نہیں ہے کہ ان مقدس ہستیوں کی ذوات کو ناپ تول سکیں، ہاں! شریعت نے ان کے مراتب کی جو درجہ بندی کی ہے وہ تحفظ شریعت ہی کی خاطر ماننا لازم و ضروری سمجھتے ہیں بصورتِ دیگر پورے دین کی بنیاد متزلزل ہو جائے گی اور شریعت سے امان اٹھ جائے گی۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت و افضلیت ماننا کیوں ضروری ہے؟

شریعت کے بنیادی چار اصول ہیں 1 قرآن۔2 سنت۔ 3 اجماع۔ 4 قیاس۔
ان چار بنیادی اصولوں میں اجماع کی عظمت و اہمیت اور فوقیت کا اندازہ ، امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی ایک عبارت سے لگائیں،
”فتاوی رضویہ،ج۲۹، ص۲۱۵ میں ہے: ”جس طرح فقہ میں چار اصول ہیں کتاب، سنت، اجماع، قیاس، عقائدمیں چار اصول ہیں کتاب، سنت ، سواد اعظم، عقل صحیح۔
فقہ میں جس طرح اجماع اقوی الاَدِلّہ ہے کہ اجماع کے خلاف کا مجتہد کو بھی اختیار نہیں اگرچہ وہ اپنی رائے میں کتاب و سنت سے اس کا خلاف پاتا ہو یقیناً سمجھا جائے گا کہ یا فہم کی خطا ہے یا یہ حکم منسوخ ہوچکا ہے اگرچہ مجتہد کو اس کا ناسخ نہ معلوم ہویو نہی اجماع امت تو

شے عظیم ہے سواد اعظم یعنی اہلسنت کا کسی مسئلہ عقائد پر اتفاق یہاں اقوی الادلہ ہے کتاب و سنت سے اس کا خلاف سمجھ میں آئے تو فہم کی غلطی ہے حق سوادِ اعظم کے ساتھ ہے اور ایک معنی پر یہاں اقوی الادلہ عقل ہے کہ اور دلائل کی حجیت بھی اسی سے ظاہر ہوئی ہے مگر محال ہے کہ سواد اعظم کا اتفاق کسی برہان صحیح عقلی کے خلاف ہو یہ گنتی کے جملے ہیں مگر بحمدہ تعالیٰ بہت نافع و سود مند، فعضوا علیہا بالنواجذ، پس ان کو مضبوطی سے داڑھوں کے ساتھ پکڑلو۔

اجماع کی تعریف اصطلاحی

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و التسلیم کے تمام صالح مجتہدین کا کسی ایک زمانے میں کسی مسئلہ قولیہ یا فعلیہ پر عند الشرع اتفاق، اجماع کہلاتا ہے

مراتب اجماع میں سب سے اعلیٰ واقوی صحابہ کرام کا وہ اجماع ہے جو بالقول ہو یعنی صحابہ کرام نے کسی امر شرعی پر اپنے اجماع کا قول کیا ہو

اجماع اقوی کا حکم

یہ خبر متواتر کے حکم میں ہے یعنی علم قطعی کا افادہ کرے گا اس کے منکر کی تکفیر کی جائے گی جیسے خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ پر اجماعِ صحابہ

(اصول فقہ حنفی)

مذکورہ اصولی ابحاث کا خلاصہ یہ ہے کہ بنیادی اصول اربعہ میں اجماع اقوی الادلہ یعنی سب سے زیادہ قوی دلیل ہے حتی کہ مجتہد کو بھی اس کے خلاف کی اجازت نہیں۔ ہاں! اگر مجتہد، اپنی رائے میں کسی اجماع کو قرآن و سنت سے خلاف پائے تو اس مجتہد کے سامنے شریعت نے دو راستے رکھے ہیں اولا یہ کے آپ کو قرآن وسنت میں اجماع کا خلاف نظر آیا یہ، فہم کی خطاہے ثانیاً یہ کے آپ کو یہ جو قرآن و سنت میں اجماع کے خلاف نظر آرہا ہے وہ حکم، منسوخ ہے۔یہ دونوں صورتیں مجتہد کے لیے اس وقت بھی ہے جبکہ انہیں ناسخ معلوم نہ ہو۔ آپ دیکھ رہے ہیں اجماع کی اہمیت و فوقیت!!!کہ مجتہد کو بھی اس کا خلاف کرنے کی اجازت

نہیں
اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور اجماع اقوی الادلہ ہے اور خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر جو صحابہ کرام کا اجماع ہے وہ، مراتب اجماع میں بھی اعلیٰ واقوی ہے۔

آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوسکتاہے کہ مسئلہ افضلیت کے باب میں مسئلہ خلافت کو کیا دخل؟ تو سنیں!!!

حضور صدرالشریعہ بدر الطریقہ علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی پہلی خلافت کو ان کی افضلیت کی وجہ قرار دیتے ہیں یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ جملہ صحابہ کرام میں سب سے افضل تھے اس لیے آپ کو پہلا خلیفہ منتخب کیا گیا
عقیدہ (4): ان کی خلافت بر ترتیب فضلیت ہے، یعنی جو عند للہ افضل و اعلیٰ و اکرم تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا،نہ کہ افضلیت بر ترتیب خلافت۔
(بہار شریعت)
یعنی ایسا نہیں ہے کہ پہلے خلیفہ تھے اس لیے افضل بنے بلکہ افضل تھے اس لیے پہلے خلیفہ باجماع صحابہ منتخب ہوئے۔خلیفہ منتخب ہونے سے قبل بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری ہی میں آپ کی افضلیت کے چرچے صحابہ کرام کے درمیان ہونے لگے۔
کیا نبی کی نبوت رسالت کے انکار کے علاوہ کوئی ایسا منصب بھی ہے جس کا انکار لوگوں کے لئے کفر ہو ؟ ہاں وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت ہے آپ کی خلافت کا انکار کفر ہے کیونکہ یہ صرف آپ کی خلافت کا انکار نہیں بلکہ اجماع صحابہ کا انکار ہے اور اجماعِ صحابہ قطعی ہوتا ہے اور اس کا انکار بالیقین کفر ہے اور یہ خلافت، جس کا انکار کفر ہے وہ آپ کو اس لیے ملی کہ آپ افضل الصحابہ تھے آپ افضل نہ ہوتے تو پہلی خلافت کیوں ملتی؟
حضور صدر الشریعۃ بدر الطریقہ علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "حضراتِ شیخین

رضی للہ تعالیٰ عنہما کی خلافت سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔ (بہار شریعت)

في " الدر المختار " ، كتاب الجهاد، باب المرتد،

ج ۶ ، ص ۳۱۸: (من أنكر خلافة أبي بكر رضي الله عنه فهو كافر في الصحيح، ومنكر خلافة عمر رضي الله عنه فهو كافر في الأصحّ) ، (هامش " الهندية ")۔

وفي " فتح القدير " ، باب الإمامة ،ج ۱ ، ص ۳۰۴: (وفي الروافض أنّ من فضل علياً رضي الله عنه على الثلاثة فمبتدع وإن أنكر خلافة الصديق أو عمر رضي الله عنهما فهو كافر)۔

وفي " البحر الرائق " ، كتاب الصلاة، إمامة العبد والأعرابي والفاسق ـــ إلخ، ج ۱ ، ص ۶۱۱: (والرافضي إن فضّل علياً على غيره فهو مبتدع ، وإن أنكر خلافة الصديق فهو كافر)۔

في " رد المحتار " ، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲ ، ص ۳۵۸: (وإن أنكر خلافة الصديق أو عمر فهو كافر)۔

وفي " تبيين الحقائق " ، كتاب الصلاة، الأحق بالإمامة، ج ۱ ، ص ۳۴۷: (وفي الروافض إن فضل علياً رضي الله عنه على الثلاثة فمبتدع وإن أنكر خلافة الصديق أو عمر فهو كافر)۔ انظر للتفصيل " الفتاوى الرضوية " ، كتاب السير، ج ۱۴ ، ص ۲۵۱۔

افضلیت صدیق اکبر، احادیث کی روشنی میں

3455 عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما أنه قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ (بخاری)

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین میں بعض کو بعض پر فضیلت دیتے تھے،ہم کہتے تھے ابو بکر سب سے افضل ہیں،ان کے بعد عمر، پھر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

وَعَن ابْن عمر قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عمر ثمَّ عُثْمَان رَضِي الله عَنْهُم، " زاد الطبراني في رواية " فيسمع رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ذلك فلا ينكره

ابن عمر بیان کرتے ہیں ، ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ابو بکر کے برابر کسی کو قرار نہیں دیتے تھے ، پھر عمر اور پھر عثمان پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ (کی باہم فضیلت کی بحث) کو ترک کر دیتے تھے اور ہم ان میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے ۔ اور ابوداؤد کی روایت ہے : ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل ابو بکر ہیں ، پھر عمر ہیں اور پھر عثمان ہیں ۔ رواہ البخاری و ابوداؤد ۔ امام طبرانی نے اتنا اضافہ ذکر فرمایا کہ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چرچا حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے تھے اور ناپسند نہیں فرماتے۔

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ: عُثْمَانُ. قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ قَالَ: «مَا أَنَا إِلَّا رجلٌ من الْمُسلمين» . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں ، میں نے اپنے والد سے کہا : نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخص کون ہے ؟ انہوں نے فرمایا : ابو بکرؓ ۔ میں نے پوچھا : پھر کون ؟ انہوں نے فرمایا : عمرؓ ۔ اور اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ عثمانؓ کہہ دیں گے ، میں نے کہا : پھر آپ ؟ انہوں نے فرمایا : میں تو ایک عام مسلمان ہوں ۔ رواہ البخاری ۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں: کہ

كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فأقبل أبو بكر وعمر، فقال : يا علي : هذان سيّدا كهول أهل الجنة وشبابها بعد النبيين والمرسلين

(" المسند " للإمام أحمد، الحديث : ٦٠٢ ، ج ١ ، ص ١٧٤- " سنن الترمذي " ، كتاب المناقب، الحديث : ٣٦٨٥ ، ج ٥ ، ص ٣٧٦- و " سنن ابن ماجه " ، كتاب السنة، فضل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، الحديث : ١٠٠ ، ج ١ ، ص ٧٥-)

میں خدمت اقدس حضور افضل الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھا کہ ابو بکر و عمر سامنے آئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ علی! یہ دونوں سردار ہیں اہل جنت کے سب بوڑھوں اور جوانوں کے، بعد انبیاء و مرسلین کے'

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی، حضور کا ارشاد ہے:

أبو بكر وعمر خير الأولين والآخرين وخير أهل السموات وخير أهل الأرضين إلّا النبيين والمرسلين۔

رواه الحاكم في " الكنى " وابن عدى وخطيب ۔

ابو بکر و عمر بہتر ہیں سب اگلوں پچھلوں کے، اور بہتر ہیں سب آسمان والوں سے اور بہتر ہیں سب زمین والوں سے، سوا انبیا و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام کے۔("کنز العمال "، کتاب الفضائل، فضائل أبي بکر وعمر رضي اللہ تعالی عنہما، ج ۱۱، ص ۲۵۶ ، الحدیث : ۳۲۶۴۲۔)

ان احادیث اور دیگر دلائل کے ذکر کے بعد امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بالجملہ احادیثِ مرفوعہ و اقوالِ حضرت مرتضوی و اہلبیت نبوت اس بارے میں لا تعداد ولا تحصی (بے شمار ولا انتہا) ہیں کہ بعض کی تفسیر فقیر نے اپنے رسالہ تفضیل میں کی ۔ اب اہل سنت (کے علمائے ذوی الاحترام) نے ان احادیث و آثار میں جو نگاہ غور کو کام فرمایا تو تفضیل شیخین کی صدہا تصریحیں (سیکڑوں صراحتیں) علی الاطلاق پائیں کہیں جہت و حیثیت کی قید نہ دیکھی کہ یہ صرف فلاں حیثیت سے افضل ہیں اور دوسری حیثیت سے دوسروں کو افضلیت (حاصل ہے) لہذا انہوں نے عقیدہ کرلیا کہ گو فضائل خاصہ و خصائص فاضلہ (مخصوص فضیلتیں اور فضیلت میں خصوصیتیں) حضرت مولیٰ، اور ان کے غیر کو بھی ایسے حاصل (اور بعطائے الٰہی وہ ان خصوصیات کے تنہا حامل) جو حضرات شیخین (کریمین جلیلین) نے نہ پائے جیسے کہ اس کا عکس بھی صادق ہے (کہ امیرین وزیرین کو وہ خصائصِ غالیہ اور فضائل عالیہ بارگاہِ الٰہی

سے مرحمت ہوئے کہ ان کے غیر نے اس سے کوئی حصہ نہ پایا) مگر فضل مطلق کُلّ (کسی جہت و حیثیت کا لحاظ کیے بغیر فضیلت مطلقہ کُلّیہ) جو کثرتِ ثواب و زیادتِ قُربِ ربّ الارباب سے عبارت ہے وہ انہیں (ابوبکر و عمر) کو عطا ہوا (اوروں کے نصیب میں نہ آیا)۔

اور اس عقیدہ کا خلاف اوّل تو کسی حدیث صحیح میں ہے ہی نہیں اور اگر بالفرض کہیں بوئے خلاف پائے بھی تو سمجھ لے کہ یہ ہماری فہم کا قصور ہے (اور ہماری کوتاہ فہمی) ورنہ رسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خود حضرت مولیٰ علی واہلبیت کرام کیوں بلا تقیید (کسی جہت و حیثیت کی قید کے بغیر) انہیں افضل و خیر امت و سردار اوّلین و آخرین بتاتے

(فتاویٰ رضویہ ج۲۹ ص ۳۶۳)

آخری بات

جنہوں نے احادیث کریمہ امت تک پہنچائیں انہیں راویان حدیث کہا جاتا ہے اور علم "اسماء الرجال" میں راویان حدیث پر نقد و جرح کی جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں احادیث پر صحت و ضعف کا حکم لگایا جاتا ہے۔

یہ مسلمہ اصول ہے کہ ناقدین و جارحین جب احادیث کی پرکھ کے لئے راویوں پر نقد و جرح کرتے ہیں اور اسی درمیان ان کے سامنے یہ لفظ آجائے

" اَنَّهُ صَحَابِيٌّ اَنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ"

کہ فلاں حضرت، صحابی رسول علیہ السلام ہیں یا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے تو ناقدین، نقد جرح سے اپنا قلم روک لیتے ہیں کیونکہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا

"اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدُولٌ"۔

میرا ہر صحابی عادل اور منصف ہے

اسی لیے حبر الامہ ترجمان القرآن ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے ان کے غلام نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے

بارے میں سوال کیا کہ وہ عشاء کے بعد ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں آپ ان کے بارے میں کیا کہیں گے ؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ کہہ کر بات ختم کر دی کہ چھوڑدو! وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں

قَالَ اِبْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ اَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَ عِنْدَهُ مَوْلَي لِإِبْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَي اِبْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ (جامع الأصول في أحاديث الرسول/٤٤١٠ أخرجه البخاري باب ذكر معاوية)

جب محض ایک صحابی کی عدالت و ثقاہت اتنی معتبر ہے کہ ناقدین، نقد و جرح سے قلم اٹھا لیتے ہیں تو سارے صحابہ کرام کی ثقافت و عدالت کا معاملہ کیا ہوگا!!! اور سارے صحابہ نے مل کر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو پہلا خلیفہ منتخب کیا اور پہلا خلیفہ اسی لئے منتخب کیا کہ آپ خلیفہ بننے سے پہلے ہی افضل الصحابہ تھے اس سے پتہ چلا کہ افضلیت سیدنا انا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا انکار کرنا یہ سارے صحابہ کرام کی ثقافت و عدالت کا انکار کرنا ہے اور جب سارے صحابہ ہی ثقہ اور عادل نہ رہیں گے العیاذ باللہ تو ہم تک قرآن اور دین کیسے پہنچا ؟ اس لیے یاد رکھیں!!! افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا انکار کرنا یہ پورے دین سے ہاتھ دھو لینا ہے

بعض لوگ "قول" لیکر آتے ہیں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں "فتاوی رضویہ"، ج۲۹، ص۲۱۵ میں ہے: "ایک دو دس بیس علماء کبار ہی سہی اگر جمہور و سواد اعظم کے خلاف لکھیں گے اس وقت ان کے اقوال پر نہ اعتماد جائز نہ استناد "

فلہذا اس عقیدہ افضلیت پر پہرہ دینا پورے دین پر پہرہ دینا ہے۔

اللہ ربّ العزت ہمیں عقائد اہلسنّت پر قائم ودائم فرمائے۔

آمین یارب العالمین